فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۲۰)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: نماز جنازہ کو اس لیے مؤخر کرنا کہ زیادہ لوگ شریک ہو جائیں، کیسا ہے؟

جواب: اس غرض سے تھوڑی تاخیر ہو جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا عورت نماز جنازہ پڑھا سکتی ہے؟

جواب: عورت کسی نماز میں مردوں کی امام نہیں بن سکتی۔ البتہ اگر کوئی مرد موجود نہ ہو، تو عورت عورتوں کو نماز جنازہ پڑھا سکتی ہے، واللہ اعلم!

سوال: نماز جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرا جائے گا یا دونوں طرف؟

جواب: نماز جنازہ میں صرف دائیں طرف سلام پھیرنا ثابت ہے۔

❀ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا:

اَلسُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ ثُمَّ يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ وَلَا يَقْرَأُ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى ثُمَّ يُسَلِّمَ فِي نَفْسِهٖ عَنْ يَمِينِهٖ .

''نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ آدمی تکبیر کہے، پھر سورت فاتحہ پڑھے، پھر نبی

کریم ﷺ پر درود پڑھے، پھر میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دعا کرے، پہلی تکبیر کے علاوہ قرأت نہ کرے، پھر اپنے دل میں اپنی دائیں طرف سلام پھیر دے۔"

(المنتقى لابن الجارود : 540، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِي التَّسْلِيمَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَصَحُّ مِنْهُ .

"جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرنے کے بارے میں اس سے زیادہ صحیح (مرفوع) روایت کوئی نہیں۔"

(المستدرك :1331)

صحابہ کا کسی عمل کو سنت کہنا مرفوع کے حکم میں ہے۔

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ : سُنَّةٌ، حَدِيثٌ مُسْنَدٌ .

"اہل علم کا اجماع ہے کہ صحابی کا "سنت" کہنا مرفوع کے حکم میں ہے۔"

(المستدرك :358/1)

ثابت ہوا کہ جنازہ پر ایک سلام پھیرنا نبی کریم ﷺ کا عمل ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ، فَإِذَا فَرَغَ سَلَّمَ عَلٰى يَمِينِهٖ وَاحِدَةً .

"آپ رضی اللہ عنہ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کرتے، پھر تکبیر کہتے، پھر جب فارغ ہوتے، تو اپنے دائیں جانب ایک سلام پھیرتے۔"

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، وسندهٗ صحيحٌ)

- **سعید بن جبیر رحمہ اللہ نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرتے تھے۔**

(مسند ابن الجعد : 102، وسندهٗ صحيحٌ)

- **امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔**

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، وسندهٗ صحيحٌ)

- **امام حسن بصری رحمہ اللہ ایک سلام پھیرتے تھے۔**

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، وسندهٗ صحيحٌ)

- **امام مکحول رحمہ اللہ صرف دائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔**

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، وسندهٗ صحيحٌ)

- **ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بھی جنازہ میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔**

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، مسند ابن الجعد : 117، وسندهٗ صحيحٌ)

- **امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:**

كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ، وَيَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً.

”آپ رحمہ اللہ جنازے پر چار تکبیریں کہتے، ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے، پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتے، پھر ایک ہی سلام پھیر دیتے۔“

(سيرة الإمام أحمد بن حنبل لأبي الفضل صالح بن أحمد، ص 40)

تنبیہ:

- **سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:**

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً .

''رسول اللہ ﷺ نے ایک میت پر نمازِ جنازہ پڑھائی، اس پر چار تکبیریں کہیں اور پھر ایک طرف ہی سلام پھیرا۔''

(سنن الدّارقطني : 1817، المستدرك للحاكم : 360/1، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 43/4)

سند سخت ضعیف ہے۔

① حفص بن غیاث کا عنعنہ ہے۔

② ابوالعنبس کا باپ مروان نخعی مجہول ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''مجہول'' کہا ہے۔

(المهذّب في اختصار السنن : 1387/3، المغني : 6176)

③ مروان نخعی کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں ہو سکا۔

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس روایت ''موضوع (من گھڑت)'' کہا ہے۔

(زاد المَعاد لابن القيم : 490/1)

تنبیہ:

۞ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

مَنْ سَلَّمَ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَتَيْنِ فَهُوَ جَاهِلٌ .

''جو نماز جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرے، وہ جاہل ہے۔''

(مسائل أبي داود : 1030)

سند ضعیف ہے۔ داود بن مخراق ضعیف ہے۔

❁ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ دُونَهُ قَلِيلًا .

''یہ محمد بن حسن بن زبالہ (متروک) سے تھوڑا نیچے ہے۔''

(الضّعفاء : 449/2)

اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۲۳٦/۸) میں بھی ذکر کیا ہے۔امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کی جرح کے مقابلہ میں ابن حبان رحمہ اللہ کا الثقات میں ذکر کرنا مفید نہیں، لہٰذا راوی کا ضعف ہی راجح ہے۔

دونوں طرف سلام پھیرنے کے دلائل کا جائزہ:

جنازہ میں دونوں طرف سلام پھیرنے کے بارے میں کوئی روایت ثابت نہیں ہے۔

❁ ابواسحاق ابراہیم بن مسلم ہجری کہتے ہیں:

أَمَّنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى عَلٰى جِنَازَةِ ابْنَتِهٖ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا، فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ .

''ہمیں سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی نے اپنی بیٹی کے جنازہ کی امامت کرائی، آپ رضی اللہ عنہ نے جنازہ میں چار تکبیرات کہیں، پھر کچھ دیر ٹھہرے، ہم نے سمجھا کہ پانچویں تکبیر کہیں گے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیا۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 71/4)

:سند ضعیف ہے۔

① ابواسحاق ابراہیم بن مسلم ہجری ''ضعیف و منکر الحدیث'' ہے۔

② شریک بن عبداللہ قاضی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، نیز

مدلس ومختلط بھی ہے۔

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَحْتَجَّ بِهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ .

''اکثر محدثین نے اس سے حجت نہیں پکڑی۔''

(السّنن الکبریٰ : 271/10)

تنبیہ:

جس سند میں شریک بن عبد اللہ کی متابعت ہوئی ہے، وہاں دونوں طرف سلام پھیرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ثَلَاثُ خِلَالٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، إِحْدَاهُنَّ؛ التَّسْلِيمُ عَلَى الْجِنَازَةِ مِثْلُ التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ .

''تین کام ایسے ہیں، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے، مگر لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز جنازہ میں بھی اسی طرح سلام پھیرا جائے، جس طرح (عام) نماز میں سلام پھیرا جاتا ہے۔''

(المعجم الکبیر للطّبراني : 10022، السّنن الکبریٰ للبیهقي : 71/4)

سند ضعیف ہے۔

① ابراہیم نخعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② حماد بن ابی سلیمان مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی، نیز مختلط بھی ہیں،

یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ زید بن ابی اُنیسہ نے ان سے قبل از اختلاط روایت لی ہے

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ .

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت پر نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 4334)

سند ''ضعیف'' ہے۔ خالد بن نافع ''ضعیف'' ہے۔

❁ حریث بن ابی مطر کا بیان ہے:

رَأَيْتُ عَامِرًا صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ .

''میں نے عامر شعبی رحمہ اللہ کو ایک جنازہ پڑھتے دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے دائیں بائیں سلام پھیرا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3)

سند ضعیف ہے۔ حریث بن ابی مطر ''ضعیف'' ہے۔

تنبیہ:

❁ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نمازِ جنازہ میں دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، وسندهٗ حسنٌ)

① یہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا اجتہاد ہے، جس پر کوئی دلیل نہیں۔ حدیث، آثار صحابہ وتابعین پر عمل اولیٰ ہے۔

② ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے جنازہ میں ایک طرف سلام بھی ثابت ہے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 307/3، مسند ابن الجعد : 117، وسندهٗ صحيحٌ)

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا وہی عمل لیا جائے گا، جو حدیث اور آثار سلف کے موافق ہے۔

فائدہ:

فرض نماز میں ایک سلام کے متعلق مرفوع روایات ساری کی ساری ''ضعیف'' ہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ میں ایک سلام کا ذکر ہے۔ اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ فعل نبوی کے مطابق فرض نماز میں سلام دونوں طرف پھیرا جائے۔

صحابہ کرام و تابعین عظام کے آثار سے فرض نماز میں بھی ایک طرف سلام پر اکتفا کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ محدثین کرام سے اس کی مخالفت ثابت نہیں ہے۔

❀ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ أَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجِيزُ صَلَاةَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلٰى تَسْلِيمَةٍ، وَأُحِبُّ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ لِلْأَخْبَارِ الدَّالَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جن اہل علم کو میں جانتا ہوں، ان سب کے نزدیک نماز میں ایک سلام پر اکتفا کرنے والے کی نماز صحیح ہے۔ البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ دو سلام کہے جائیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث اسی پر دلالت کناں ہیں۔''

(الأوسط : 223/3)

جب فرض نماز میں ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کیا جا سکتا ہے، تو نمازِ جنازہ میں تو بالاولیٰ جائز ہے، اس پر سہاگہ یہ کہ اس میں حدیث و آثار بھی ثابت ہیں۔

(سوال): کیا میت کی چارپائی کو چاروں کونوں سے کندھا دینے پر کوئی خاص اجر منقول ہے؟

(جواب): میت کو کندھا دینا مشروع ومستحب ہے۔مگر ایسی کوئی ثابت روایت نہیں ہے کہ جس میں چارپائی کے چاروں اطراف سے کندھا دینے کے بارے میں کوئی خاص فضیلت یا اجر بیان ہوا ہو۔اس بارے میں مروی تمام روایات ناقابل حجت ہیں؛

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَمَلَ جَوَانِبَ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

''جس نے میت کی چارپائی کو چاروں کونوں سے اٹھایا، اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردے گا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 5920)

روایت سخت ضعیف ومنکر ہے۔

① علی بن ابی سارہ ''ضعیف، متروک ومنکر الحدیث'' ہے۔

② محمد بن عقبہ سدوسی ''ضعیف'' ہے۔

❀ اس حدیث کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''غیر محفوظ'' قرار دیا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرجال : 348/6)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کے ''منکر'' ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(كتاب المَجروحين : 104/2)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ''غیر ثابت'' قرار دیا ہے۔

(العِلَل المتناهية : 416/2)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 130/3، المُغني في الضّعفاء : 448/2)

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے ''غیر ثابت'' قرار دیا ہے۔

(البدر المنیر : 224/5)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(التّلخیص الحبیر : 260/2)

❁ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَمَلَ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ غُفِرَ لَهٗ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

''جس نے میت کی چارپائی کو چاروں کونوں سے اٹھایا، تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(تاریخ ابن عَساکر : 81/27)

❁ سند سخت ضعیف ہے۔

① معروف بن عبداللہ خیاط ''ضعیف'' ہے۔

② ابو قصی اسماعیل بن محمد بن اسحاق عذری کی توثیق نہیں ملی۔

③ محمد بن اسحاق بن اسماعیل عذری مجہول ہے۔

④ عبداللہ بن اسحاق بن اسماعیل عذری کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهَا؛ فَإِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ، وَإِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ.

''جو جنازہ کے ساتھ چلے، اسے چارپائی کے چاروں کونوں سے (ایک ایک

بار) کندھا ضرور دینا چاہیے، کیونکہ یہ سنت ہے۔ اس کے بعد چاہے، تو نفلی طور پر کندھا دے اور چاہے، تو نہ دے۔''

(سنن ابن ماجه : 1478، مسند الطيالسي : 330)

سند منقطع ہے۔ ابوعبیدہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لقا اور سماع نہیں ہے۔

❀ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجِنَازَةِ أَنْ يُشَيِّعَهَا مِنْ أَهْلِهَا، وَأَنْ يَحْمِلَ بِأَرْكَانِهَا الْأَرْبَعِ، وَأَنْ يَحْثُوَ فِي الْقَبْرِ .

''جنازے کا مکمل اجر یہ ہے کہ آدمی میت والوں کے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، چاروں کونوں سے کندھا دے اور قبر پر مٹی ڈالے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 11283)

سند منقطع ہے۔ عامر بن جشیب کا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ .

''اس نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔''

(سؤالات البُرقاني : 343)

عامر بن جشیب کی متابعت جن اہل شام نے کی ہے، وہ مبہم و نامعلوم ہیں۔

تنبیہ:

بعض اہل علم نے اس باب میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، مگر ثوبان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں مل سکی، واللہ اعلم!

(سوال): کافر کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): کافر کے جنازہ اور کفن ودفن میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ میت کے قریبی رشتہ دار کفن دفن کا بندوبست کریں گے، جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

کافر میت کے اہل خانہ سے تعزیت کی جاسکتی ہے، انہیں صبر کی تلقین کی جاسکتی ہے، البتہ میت کے حق میں دعائے مغفرت نہیں کی جاسکتی۔

(سوال): کیا شوہر بیوی کو قبر میں اُتار سکتا ہے، جبکہ بیوی کے محارم موجود ہیں؟

(جواب): شوہر بیوی کو قبر میں اُتار سکتا ہے، محارم کی موجودگی میں جب غیر محرم قبر میں اُتار سکتا ہے، تو شوہر بالاولیٰ اُتار سکتا ہے۔

(سوال): قبرستان میں جا کر سورت اخلاص پڑھنا کیسا ہے؟

(جواب): قبرستان میں قرآن پڑھنا جائز نہیں، نہ ہی قرآن کی کوئی مخصوص سورت یا آیت پڑھنا ثابت ہے۔ سورت اخلاص پڑھنے کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَرَأَ فِيهَا إِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةٍ : ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهُ الْأَمْوَاتَ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ .

''جو قبرستان سے گزرے اور سورت اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے، تو اسے تمام مردوں کی گنتی کے برابر ثواب دیا جائے گا۔''

(تاریخ قزوین : 297/2)

روایت سخت ضعیف ہے۔ داؤد بن سلیمان غازی کی توثیق ثابت نہیں۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَذَّبَهٗ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ أَبُو حَاتِمٍ، وَبِكُلِّ حَالٍ؛ فَهُوَ شَيْخٌ كَذَّابٌ، لَهٗ نُسْخَةٌ مَّوْضُوعَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضٰى، رَوَاهَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ الصَّدُوقُ عَنْهُ .

''امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کذاب (پرلے درجے کا جھوٹا) کہا ہے، امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے مجہول قرار دیا ہے، یہ ہر حال میں کذاب ہے، اس کے پاس علی بن موسیٰ رضی کی سند سے موضوع روایتوں پر مشتمل ایک نسخہ تھا، اس سے آگے علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی صدوق بیان کرتا ہے۔''

(میزان الاعتدال : 8/2؛ لسان المیزان لابن حجر : 417/2)

۞ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ و﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ ثُمَّ اَللّٰهُمَّ إِنِّي جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَانُوا شُفَعَاءَ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .

''جو قبرستان جا کر سورت فاتحہ، سورت اخلاص اور سورت تکاثر پڑھے، پھر یوں کہے : اللہ! جو میں نے تیرے کلام میں سے پڑھا، اس کا ثواب اس قبرستان والے مومن مردوں، مومن عورتوں کو پہنچا، تو وہ تمام اللہ کے ہاں اس کی سفارش کریں گے۔''

(الفوائد لأبي القاسم الزنجي : 58)

سند جھوٹی ہے۔

① احمد بن سعید اخمیمی ''کذاب ووضاع'' ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''وضاع'' کہا ہے۔

(لسان المیزان :1/477)

② ابوطیب عمران بن موسیٰ عسقلانی کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ ابوالقاسم عبدالباقی بن بکر بن حدید مالکی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

④ الحسن بن عمرو بن علی بن زریق ابومحمد کون ہے؟ معلوم نہیں۔

⑤ زہری کا عنعنہ ہے۔

❀ حماد مکی سے مروی ہے:

خَرَجْتُ لَيْلَةً إِلٰى مَقَابِرِ مَكَّةَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلٰى قَبْرٍ فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ أَهْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَةً حَلْقَةً فَقُلْتُ : قَامَتِ الْقِيَامَةُ؟ قَالُوْا : لَا، وَلٰكِنْ رَجُلٌ مِّنْ إِخْوَانِنَا قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا، فَنَحْنُ نَقْتَسِمُهٗ مُنْذُ سَنَةٍ .

''ایک رات میں مکہ کے قبرستان گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ قبروں والے حلقوں میں کھڑے ہیں۔ پوچھا: کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ ایک ہمارے کسی بھائی نے سورت اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخش دیا۔ ہم ایک سال سے اسے تقسیم کر رہے ہیں۔''

(مشیخة قاضي المارستان : 707)

سند جھوٹی ہے۔ اس سند میں کئی مجہول راوی ہیں، مندرجہ ذیل راویوں کے حالات

زندگی نہیں ملے۔

① حماد مکی

② سلمہ بن عبید

③ احمد بن محمد مکی

④ ابو الاحرز

⑤ ابراہیم بن ایوب

⑥ ابوعبید اللہ بن نصیر

❀ حسن بن ہیثم سے منسوب ہے:

كَانَ خِطَابُ يَجِيئُنِي وَيَدُهُ مَعْقُودَةٌ، وَيَقُولُ : إِذَا وَرَدْتَ الْمَقَابِرَ فَاقْرَأْ : ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَاجْعَلْ ثَوَابَهَا لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ .

''خطاب بن بشر میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ بندھے تھے اور مجھے کہا: قبرستان جائیں اور سورت اخلاص پڑھ کر ثواب قبرستان والوں کو بخش دیجئے۔''

(الأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر للخلّال : 252)

سند ضعیف ہے۔

① حسن بن ہیثم کی توثیق نہیں ملی۔

② یہ اجتہادی خطا ہے، قرآن وحدیث اور سلف امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں۔

سوال: قبرستان میں سورت یس پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: قبرستان میں سورت یس پڑھنا ثابت نہیں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُورَةَ یٰس خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ لَهٗ بِعَدَدِ مَنْ فِيهَا حَسَنَاتٌ .

''جو قبرستان میں داخل ہو اور سورت یس تلاوت کرے، تو اس قبرستان والوں سے اللہ عذاب میں تخفیف کرتا ہے اور پڑھنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملتی ہیں۔''

(تفسير الثّعلبي : 119/8)

سند جھوٹی ہے۔

① ایوب بن مدرک کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کذاب، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ نے متروک، امام ابو زرعہ رازی، امام یعقوب بن سفیان فسوی، حافظ جوزجانی، امام صالح بن محمد جزرہ اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہم نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى أَيُّوْبُ بْنُ مُدْرَكٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ نُسْخَةً مَّوْضُوْعَةً وَّلَمْ يَرَهٗ .

''ایوب بن مدرک نے امام مکحول سے ایک من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے، انہیں دیکھا نہیں۔'' (لسان الميزان لابن حجر :488/1)

② ابوعبیدہ کی توثیق مطلوب ہے۔

③ حسن بصری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❁ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ يٰسٓ غُفِرَ لَهٗ .

''جس نے ہر جمعہ اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی اور سورت یس پڑھی، تو اس کی بخشش ہو جائے گی۔''

(الكامل لابن عدي : 260/6، الأمالي للشجري : 2004)

سند جھوٹی ہے۔ عمرو بن زیاد القالی ''وضاع (حدیثیں گھڑنے والا)'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بَاطِلٌ لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ .

''یہ حدیث اس سند سے باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔''

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھی، پھر اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچایا، تو اس کے ذمہ والدین کے تمام حقوق ادا ہو جائیں گے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، لِلّٰهِ الْمُلْكُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَهُ النُّورُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ .

(التّرغيب لابن شاهين : 302)

(جواب): من گھڑت روایت ہے۔

① بشر بن حسین ہلالی ''وضاع'' ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ بِنُسْخَةٍ مَوْضُوعَةٍ .

''اس نے زبیر بن عدی سے منسوب من گھڑت نسخہ (کتاب) روایت کیا ہے۔''

(كتاب المَجروحين :190/1)

یہ روایت بھی زبیر بن عدی سے ہے، لہٰذا من گھڑت ہے۔

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَدْعُو لِمَوْتَانَا وَنُصَدِّقُ وَنَحُجُّ عَنْهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ : إِنَّهٗ لَيَصِلُ إِلَيْهِمْ وَيَفْرَحُونَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ إِذَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ہم اپنے فوت شدگان کے لیے دعا کرتے ہیں، ان کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں، کیا انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے؟ فرمایا: انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، جیسے آپ کو کوئی تھال میں ہدیہ پیش کرے، تو آپ کو خوشی محسوس ہوتی ہے۔''

(هدية الأحياء إلى الأموات : 8، الإكمال لابن ماكولا : 312/2)

جواب: جھوٹی روایت ہے۔

① ابراہیم بن حبان بن براء متہم بالکذب ہے۔

② حبان بن براء کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ براء بن نضر کون ہے؟ معلوم نہیں۔

سوال: کیا تعزیت کرنے پر کوئی خاص اجر وثواب منقول ہے؟

جواب: تعزیت مسنون ہے، مگر اس پر خاص اجر وثواب ثابت نہیں، اس بارے میں مروی تمام روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

سوال: کیا خط یا فون کال کے ذریعہ تعزیت کی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، مصیبت زدہ کے ہاں جانا مشکل نہ ہو، تو خط و کتابت، فون کال اور تمام ذرائع ابلاغ سے تعزیت کی جا سکتی ہے۔

سوال: اگر نماز جنازہ میں مقتدی ایک مرد اور ایک عورت ہو، تو صف بندی کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حِينَ تُوُفِّيَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِمْ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَهُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ غَيْرُهُمْ.

''سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمیر فوت ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے گھر میں عمیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے اور امِ سلیم رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ وہاں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :508/1، المستدرك للحاكم :365/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

صف بندی کا یہ طریقہ نماز جنازہ کے ساتھ خاص ہے کہ امام کے پیچھے مرد اکیلا کھڑا ہو سکتا ہے، جبکہ عام نمازوں میں صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز نہیں ہوتی۔

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ، يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الِاسْتِغْفَارُ لَهُمْ.

''قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے، جو مدد مانگ رہا ہوتا ہے، وہ منتظر رہتا ہے کہ اس کے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے دعا پہنچے۔ جب اسے دعا پہنچتی ہے، تو اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی

ہے۔اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعاؤں کی وجہ سے قبروں میں پہاڑوں جتنی رحمت بھیجتا ہے،میت کے لیے اپنے پیاروں کی طرف سے تحفہ یہ ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : 7527)

جواب: سند جھوٹی ہے۔

① فضل بن محمد بن عبداللہ بن الحارث انطا کی ''کذاب'' ہے۔

② محمد بن جابر بن ابی عیاش مصیصی ''غیر معروف'' ہے۔

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهُ، وَخَبَرُهُ مُنْكَرٌ جِدًّا .

''میں اسے نہیں جانتا،اس کی یہ حدیث سخت منکر ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 496/3)